3.2 اسلامی بینکاری صنعت کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

عالمی شعبہ بینکاری کی رفتار سست ہے مگر پاکستان کے اسلامی بینکاری اداروں میں 17 فیصد کی صحت مند نمو ہوئی ہے ۔ ملکی لحاظ سے قرضوں میں اضافے کی بدولت اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں نمو کی رفتار روایتی بینکوں سے زیادہ ہے ۔ اسلامی بینکاری اداروں نے شریعت سے ہم آہنگ قرضوں کے طریقوں خاص طور پر نفع و نقصان میں شراکت داری کے طریقوں میں تنوع کو بہتر بنایا ہے ۔ قرضوں میں بیشتر اضافے کے لیے رقوم ڈپازٹس کی مضبوط نمو سے حاصل ہوئی ہیں ۔ اثاثہ جاتی معیار میں بہتری اور نفع یابی میں اضافے نے اسلامی بینکاری اداروں کی صحت اور استحکام کو بڑھا دیا ہے ۔ قلیل مدت میں سیالیت کی سرمایہ کاری اسلامی بینکاری اداروں کو درپیش ایک اہم چیلنج ہے جبکہ ایس ایم ای اور زراعت کے شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے کے لیے مصنوعات میں بہتری لانا ضروری ہے ۔

عالمی اسلامی مالی صنعت کی رفتار سست ہو رہی ہے ---

عالمی سطح پر اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے اثاثے آخر جون 2018ء تک 2 ٹریلین ڈالر کا سنگ میل عبور کر کے 2.19 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں، جو آخر جون 2017ء تک 1.89 ٹریلین ڈالر تھے۔[145] تمام تین شعبوں میں نمو درج کی گئی ہے یعنی اسلامی سرمایہ منڈیاں، تکافل اور بینکاری۔ تاہم اسلامی مالی خدمات کی صنعت کی ڈالر میں قدر کے لحاظ سے مجموعی نمو کی رفتار سست (جولائی تا جون مالی سال 18-17ء میں 6.9 فیصد جبکہ جولائی تا جون مالی سال 17-16ء میں 8.5 فیصد تھی) ہو گئی ہے جس کا اہم سبب مختلف ممالک کی شرح مبادلہ میں کمی ہے۔ تجارتی کشیدگی، مہنگائی اور زر مبادلہ کے اکتشافات سمیت بعض خطرات کے باوجود اسلامی مالی خدمات کی صنعت مضبوط اور مستحکم رہی ہے۔

اسلامی مالی خدمات کی صنعت میں عالمی بینکاری اثاثوں کا حصہ تقریباً 70 فیصد ہے۔ تاہم، 2018ء کے دوران اسلامی بینکوں کے اثاثوں میں نمو سست ہو کر 4.16 فیصد رہ گئی ہے جو 2017ء میں 10.03 فیصد تھی (**جدول 3.2.1**)۔[146]

اثاثوں میں سست رفتاری کے لحاظ سے شریعت سے ہم آہنگ قرضوں کی نمو بھی سست ہو کر 3.09 فیصد رہ گئی ہے جو 2017ء میں 8.95 فیصد تھی۔ عالمی اسلامی بینکوں کا مجموعی اثاثہ جاتی معیار کسی حد تک مضبوط ہوا ہے۔

اسلامی بینکاری کی عالمی صنعت کی نفع یابی میں وقت گزرنے کے ساتھ معمولی کمی آئی ہے۔ 2018ء میں اثاثوں پر منافع معمولی تبدیلی کے ساتھ 1.9 فیصد رہا جبکہ ایکویٹی پر منافع 130 بی پی ایس کمی کے ساتھ 15.6 فیصد ہو گیا۔[147] اسلامی بینکاری صنعت کی شرح کفایت سرمایہ 12.3 فیصد کی مضبوط سطح پر رہی جو 10.5 فیصد کے عالمی نشانیے سے کافی زیادہ ہے۔ اسی طرح، بیشتر ممالک کے شعبہ اسلامی بینکاری میں سرمائے کی صورت حال مستحکم ہے۔

جدول 3.2.1 : عالمی اسلامی بینکاری کی شماریات

	دسمبر14ء	دسمبر15ء	دسمبر16ء	دسمبر17ء	دسمبر18ء
	ارب ڈالر				
مجموعی اثاثے	1,281	1,332	1,531	1,684	1,754
شریعت سے ہم آہنگ مجموعی مالکاری	809	854	936	1,020	1,052
مجموعی واجبات	1,181	1,239	1,475	1,626	1,748
	تعداد				
اسلامی بینک	170	174	181	188	189
اسلامی بینکاری ونڈوز	85	85	83	83	81
اسلامی بینکوں کی شاخیں	28,787	29,855	29,901	29,713	29,652

ماخذ: پی ایس آئی ایف آئیز کے ملک وار اعداد و شمار

معاشی اور مالی حالات میں دشواریوں کے باوجود اسلامی بینکاری اداروں نے اپنے اثاثوں کی توسیع میں روایتی بینکوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے ---

2018ء میں ملکی اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں اپنے روایتی حریفوں کے مقابلے میں کافی تیز رفتار نمو ہوئی ہے، البتہ ابھرتے ہوئے معاشی چیلنجوں کے باعث اس کی رفتار سست رہی ہے (**جدول 3.2.2**)۔ 2018ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں 17.02 فیصد کا اضافہ (2017ء میں 22.60 فیصد) ہوا ہے جبکہ ان کے مقابلے میں روایتی بینکوں کے اثاثوں کی نمو 5.94 فیصد رہی ہے۔ اس کا اہم سبب فنانسنگ میں خاصا اضافہ ہے۔

اس کے نتیجے میں مجموعی بینکاری اثاثوں میں شریعت پر مبنی بینکاری اثاثوں کا حصہ 2018ء میں بڑھ کر 13.51 فیصد ہو گیا ہے جو 2017ء میں 12.39 فیصد تھا۔

---

[145] اسلامی مالیات سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی) 2019ء اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے استحکام کی رپورٹ برائے 2019ء [جلد متوقع]۔

[146] اسلامی مالیات سروسز بورڈ (2018ء) اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے استحکام کی رپورٹ برائے 2018ء [آن لائن]۔ کوالالمپور: اسلامی مالی خدمات بورڈ۔ یہ رپورٹ اس لنک پر دستیاب ہے:
https://www.ifsb.org/download.php?id=4811&lang=English&pg=/sec03.php [Accessed 27 Feb. 2019].

[147] آئی ایف ایس بی کی اہم معلومات اس لنک پر دستیاب ہیں:
https://www.ifsb.org/psifi_02.php?selfolder

جدول 3.2.2: پاکستان میں اسلامی بینکاری کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک		
	2015ء	2017ء	2018ء	2016ء	2017ء	2018ء
	ارب پاکستانی روپے					
مجموعی اثاثے	1,853	2,272	2,658	13,978	16,070	17,024
سرمایہ کاریاں (خالص)	490	534	515	7,019	8,195	7,399
مالکاری (خالص)	821	1,207	1,511	4,678	5,306	6,444
ڈپازٹس	1,573	1,885	2,203	10,225	11,127	12,051
	فیصد تبدیلی					
مجموعی اثاثے	15.09	22.60	17.02	11.53	14.96	5.94
سرمایہ کاریاں (خالص)	13.45	9.03	(3.59)	8.84	16.75	(9.71)
مالکاری (خالص)	27.21	47.01	25.20	12.17	13.42	21.46
ڈپازٹس	14.44	19.81	16.87	13.42	8.82	8.31

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مالکاری تیزی سے بڑھی ہے---

2018ء میں روایتی بینکوں کے قرضوں میں 21.46 فیصد نمو کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری 25.20 فیصد تک بڑھی ہے۔ اس کے نتیجے میں 2018ء میں مجموعی قرضوں میں شریعت سے ہم آہنگ قرضوں کا حصہ بڑھ کر 18.99 فیصد ہو گیا ہے (جو 2017ء میں 18.53 فیصد اور 2014ء میں 9.19 فیصد)۔ اس توسیع کا اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثوں کی نمو میں حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی قدرے بہتر مالی وساطت کی وجوہات میں صارفین کی جانب سے شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات کو زیادہ ترجیح دینا، کم لاگت فنڈنگ کی دستیابی اور خطرۂ قرض کی بہتر جانچ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے مواقع کا فقدان اسلامی بینکاری اداروں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے کہ وہ مالکاری کی بنیادی سرگرمیوں پر اپنی توجہ بڑھائیں۔ اس کے نتیجے میں ڈپازٹس میں معقول اضافے کے باعث مالکاری میں بلند نمو ہوئی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی فنانسنگ اور ڈپازٹ کا تناسب 2017ء کے 64.0 فیصد سے بڑھ کر 2018ء میں 68.6 فیصد ہو گیا ہے۔

نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں---

گذشتہ برسوں کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں میں صحت مند نمو ہوئی ہے اور اس میں 2018ء کے دوران مزید 32.27 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ 2017ء میں یہ 24.93 فیصد بڑھے تھے (**چارٹ 3.2.1**)۔ نجی شعبے کی طرح سرکاری شعبے کے قرضوں کا حصہ بھی مسلسل بڑھ رہا ہے جس کا اہم سبب اجناس کی سرگرمیاں ہیں۔ اس میں بڑا حصہ یعنی 98.69 فیصد گندم کی مالکاری کے ضمن میں واجب الادا ہے۔ تاہم ایسی مالکاری خطرۂ قرض کی حامل نہیں ہے کیونکہ حکومتی محکموں نے ان کی واپسی کی ضمانت دی ہوئی ہے۔

مالکاری میں تنوع بڑھ رہا ہے---

اسلامی بینکاری ادارے تین اہم طریقوں کے تحت مالکاری فراہم کر رہے ہیں یعنی تجارت، اجارہ اور نفع و نقصان کی بنیاد پر۔ ہر طریقے میں شریعت سے ہم آہنگ کئی مصنوعات شامل ہیں جن کے ذریعے افراد اور ادارہ جاتی قرض گیروں کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران مجموعی مالکاری میں نفع و نقصان میں شراکت کے طریقوں کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ مشارکہ اور تقلیل مشارکہ کا حصہ 2014ء کے 43.6 فیصد سے بڑھ کر 2018ء میں 53 فیصد ہو گیا۔

چارٹ 3.2.1: سرکاری اور نجی شعبے کی اسلامی مالکاری

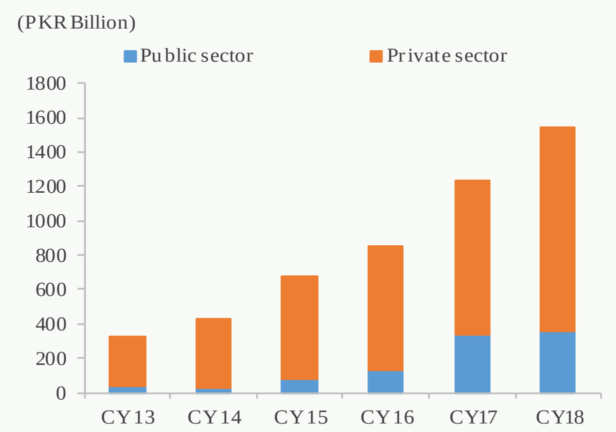

Source: SBP

مالکاری کے مختلف طریقوں میں سے 2018ء میں مجموعی مالکاری میں تقلیل مشارکہ کا حصہ ایک تہائی بنتا ہے (**جدول 3.2.3**)۔ اگرچہ اس کے حصے کی سطح بلند ہے تاہم خاص طور پر اس طریقے میں ارتکاز تشویش ناک نہیں ہے کیونکہ اس کے ذریعے مادی اثاثوں کی بنیاد پر فنانسنگ مصنوعات کی متنوع رینج کی پیشکش کی جاتی ہے جن میں مشینری، ذخیرہ کاری سہولت کی تعمیر/شیڈ/کمرشل اور رہائشی عمارتیں وغیرہ شامل ہیں۔

جدول 3.2.3 : اسلامی مالکاری کے طریقے

	2015ء		2016ء		2017ء		2018ء	
	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ
	رقم ارب پاکستانی روپے، حصہ فیصد میں							
مرابحہ	161.6	23.87	136.7	16.07	162.8	13.16	212.9	13.81
سلم	35.1	5.19	37.1	4.36	34.6	2.80	36.4	2.36
استصنا	56.8	8.39	75.0	8.82	101.0	8.16	140.0	9.08
مشارکہ	92.1	13.60	133.4	15.68	272.1	21.99	306.0	19.85
اجارہ	43.3	6.40	58.2	6.84	78.8	6.37	95.5	6.19
کار اجارہ	27.5	4.06	37.5	4.41	46.6	3.76	61.2	3.97
پلانٹ اور مشینری اجارہ	9.2	1.36	11.1	1.31	13.8	1.12	19.6	1.27
آلات اجارہ	0.6	0.08	1.1	0.13	3.1	0.25	2.7	0.18
دیگر اجارہ	6.1	0.90	8.6	1.01	15.4	1.25	12.1	0.78
تقلیل مشارکہ	208.7	30.83	293.7	34.53	380.2	30.73	513.1	33.28
مالکاری کے دیگر اسلامی طریقے	79.1	11.69	116.2	13.67	206.8	16.72	237.1	15.38
مضاربہ	0.2	0.03	0.1	0.01	-	-	-	-
قرض/قرضِ حسنہ	0.04	0.01	0.20	0.02	0.68	0.06	0.68	0.04
کل	677.0	100	850.6	100	1,237.0	100	1,541.7	100

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کارپوریٹ کا شعبہ بدستور اہم قرض گیر ہے ---

جزوار مالکاری کے لحاظ سے آئی بی آئیز نے کسی بھی دیگر جز کی نسبت کارپوریٹ اداروں کو زیادہ خدمات فراہم کی ہیں (2018ء میں 88.96 فیصد کی خالص مالکاری)۔ ایسا کارپوریٹ فنانسنگ میں کچھ سست رفتاری کے باوجود ہوا ہے (2018ء میں 31.02 فیصد نمو بمقابلہ 2017ء میں 32.64 فیصد) (**جدول 3.2.4**)۔

جدول 3.2.4 : جزوار اسلامی مالکاری

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک		
	2016ء	2017ء	2018ء	2016ء	2017ء	2018ء
	ارب پاکستانی روپے					
کارپوریٹ شعبہ	658.8	873.8	1,144.8	3,397.9	3,955.8	4,885.8
معین سرمایہ کاری	339.5	425.5	541.2	1,571.7	1,817.8	2,112.6
جاری سرمایہ	260.4	360.5	497.4	1,111.3	1,275.5	1,730.3
تجارتی مالکاری	58.8	87.7	106.2	715.0	862.5	1,042.9
ایس ایم ایز	29.0	40.6	57.2	375.6	411.8	447.8
معین سرمایہ کاری	7.4	12.3	23.1	80.9	86.1	95.3
جاری سرمایہ	20.3	26.5	31.5	250.6	284.2	305.4
تجارتی مالکاری	1.4	1.9	2.5	44.2	41.5	47.1
زراعت	6.8	5.6	5.0	287.5	310.6	319.3
صارفی مالکاری	89.7	122.1	155.5	282.1	326.4	379.9
اجناسی مالکاری	47.4	172.0	161.5	571.9	563.4	702.4
ملازمین کے قرضے	10.0	11.8	14.6	94.1	103.7	112.4
دیگر	8.8	11.1	3.0	153.4	120.9	135.6
کل	850.6	1,237.0	1,541.7	5,162.5	5,792.4	6,983.1

ماخذ: بینک دولت پاکستان

تاہم شعبہ جاتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالکاری میں کافی تنوع پایا جاتا ہے۔ اسلامی مالکاری کا سب سے بڑا استعمال کنندہ توانائی کا شعبہ ہے، جس کا 2018ء کے دوران مجموعی مالکاری میں حصہ 17.70 فیصد ہے جس کے بعد ٹیکسٹائل (12.17 فیصد) اور افراد (11.42 فیصد)[148] کی باری آتی ہے (**چارٹ 3.2.2**)۔ 2018ء میں توانائی کے شعبے میں 34.84 فیصد کی بلند ترین نمو درج کی گئی جس کے بعد افراد (29.27 فیصد) اور ٹیکسٹائل (23.91 فیصد) کی باری آتی ہے۔

اسلامی کارپوریٹ فنانسنگ میں معمولی سست رفتاری کے باوجود مجموعی کارپوریٹ مالکاری میں ان کا حصہ 2017ء کے 18.09 فیصد سے بڑھ کر 18.98 ہو چکا ہے۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز اور زراعت کو قرضوں کا حصہ کم ہے ---

گذشتہ چند برسوں میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے قرضوں میں 40.64 فیصد کی تیز رفتار نمو (2017ء میں 39.96 فیصد) دیکھنے میں آئی ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے قرضوں میں اضافے کو دیگر عوامل کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی ہدایت کے مطابق قرضوں کے علامتی اہداف سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔[149] چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی واجب الادا اسلامی مالکاری 2016ء کے 29 ارب روپے سے بڑھ کر 2018ء میں 57 ارب روپے پر آ گئی ہے۔ لہٰذا، چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے مجموعی قرضوں میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ 2017ء کے 7.18 فیصد سے بڑھ کر 2018ء میں 11.32 فیصد ہو چکا ہے۔ تاہم، مجموعی اسلامی مالی جزدان میں ایس ایم ای فنانسنگ کا حصہ 3 فیصد کی پست سطح پر ہے۔

زراعت کے شعبے کا پاکستان کی جی ڈی پی میں اہم حصہ ہے۔ تاہم، اسلامی بینکاری اداروں کی فنانسنگ میں زرعی قرضوں کا حصہ 0.5 فیصد سے کم اور روایتی بینکوں کی قرض گاری میں اپنے 5 فیصد حصے سے بھی نیچے ہے۔ حتیٰ کہ مجموعی زرعی مالکاری میں اسلامی زراعت کی مالکاری کا حصہ 2018ء میں گر کر 1.55 فیصد رہ گیا جو ایک سال قبل 1.77 فیصد تھا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک زراعت پر تفصیلی رہنما خطوط جاری کر چکا ہے تاہم اسلامی بینکاری اداروں نے زرعی مالکاری میں قسمت آزمانے اور قرضوں میں اضافے کے لیے دستیاب ضوابطی فریم ورک سے ابھی فائدہ اٹھانا ہے۔

چارٹ 3.2.2: شعبہ وار اسلامی مالکاری

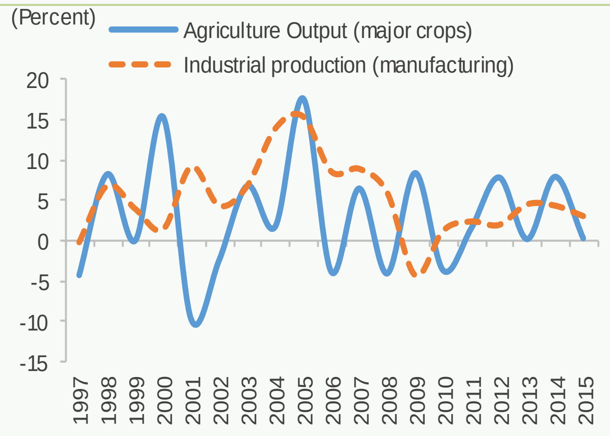

Source: S&DWH (SBP)

صحت مند نمو سے اسلامی صارفی مالیات کا حصہ بڑھ گیا ---

دوسری جانب، مجموعی قرضوں میں اسلامی صارفی قرضوں کا حصہ 2017ء کے 27.3 فیصد سے بڑھ کر 2018ء میں 29.05 فیصد ہو گیا ہے۔ صارفی مالکاری میں 2018ء میں 19.40 فیصد کی مجموعی نمو ہوئی جو 2017ء میں 20.62 فیصد تھی (**چارٹ 3.2.3**)۔

[148] صارفین، واحد مالکان، اور ان کے آپریشنز کے حجم سے قطع نظر فردِ واحد کی ملکیت کوئی کاروبار افراد میں شامل ہیں۔

[149] "ایس ایم ای مالیات کو فروغ دینے کی پالیسی" کے مطابق اسٹیٹ بینک نے پہلی مرتبہ 2016ء میں بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ایس ایم ای قرضوں کے اہداف مقرر کیے تاکہ اس شعبے کو قرضوں کی رسائی بڑھائی جا سکے۔ اسٹیٹ بینک نے 2020ء کے آخر تک ایس ایم ای قرضوں کو بڑھا کر نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضوں کے 17 فیصد تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ فی الوقت نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ای فنانسنگ کا حصہ 6.2 فیصد ہے۔ لہٰذا، توقع ہے کہ آئندہ برسوں میں ایس ایم قرضوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

چارٹ 3.2.3 : اسلامی صارفی مالکاری

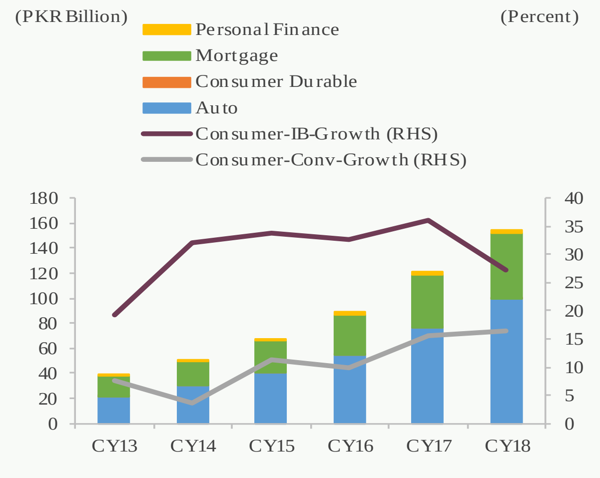

Source: SBP

اس سست رفتاری کے باوجود صارفی قرضوں میں ہونے والی مجموعی نمو کا اسلامی صارفی مالکاری میں حصہ 38.43 فیصد تک ہے۔ اس خاص جز کا مجموعی کار مالکاری اور مکاناتی مالکاری میں حصہ بالترتیب 47.15 فیصد اور 54.56 فیصد ہے۔ یہ نمو صارفین کی جانب سے اثاثوں کے ضمانت یافتہ طریقوں (کار مالکاری کے لیے اجارہ اور مکاناتی مالکاری کے لیے تقلیل مشارکہ) اور روایتی مالکاری کے مقابلے میں اسلامی صارفی مالکاری کو ترجیح دینے کا نتیجہ ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کا اثاثہ جاتی معیار بہتر ہو گیا ہے ، جو خطرۂ قرض میں کمی کو ظاہر کرتا ہے ---

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے مضبوط ہیں۔ غیر فعال مالکاری اور خام مالکاری کا تناسب 2017ء کے 2.97 فیصد سے گر کر 2018ء میں 2.41 فیصد ہو گیا ہے (**چارٹ 3.2.4**)۔ تموین کی کوریج کا تناسب اطمینان بخش سطح پر ہے کیونکہ یہ ایک سال پہلے کے 82.51 فیصد سے بڑھ کر 83.20 تک پہنچ چکا ہے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے اور معاشی و اقتصادی کمزوریوں کے باوجود اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بہتری سے اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے کسی حد تک سیالیت کے بہتر معیاری انتظام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے مواقع میں کمی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کی توجہ مالکاری پر مرکوز ہے ---

شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے مواقع میں کمی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں 2018ء میں 3.35 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ 2017ء میں 9.14 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کا حصہ 19.37 فیصد جبکہ روایتی بینکوں میں 43.36 فیصد ہے۔ مذکورہ صورت حال نے اسلامی بینکاری اداروں کو مجبور کر دیا کہ وہ زیادہ منافع کی حامل مالکاری کے ذریعے اپنے وساطتی فریضے میں توسیع کریں۔

چارٹ 3.2.4: آئی بی آئیز کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

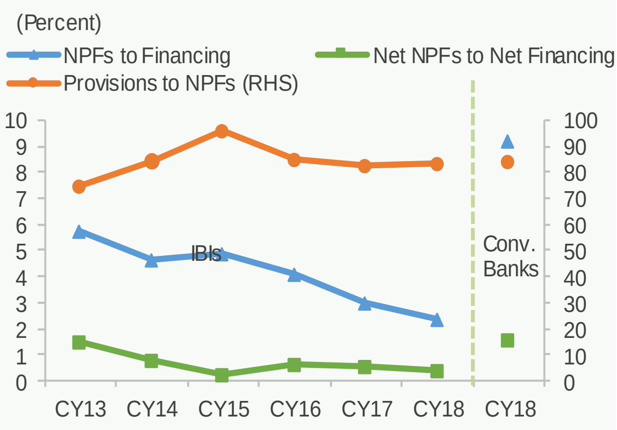

Source: SBP

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں حکومت پاکستان کے صکوک کو بالادستی حاصل ہے جن کا اس میں حصہ 59.71 فیصد ہے (**چارٹ 3.2.5**)۔ حکومت پاکستان صکوک کی خالص عرصیت کی وجہ سے سرمایہ کاری کے مجموعی جزدان میں کارپوریٹ صکوک کا حصہ 2018ء میں بڑھ کر 23.04 فیصد ہو گیا جو 2017ء میں 19.58 فیصد تھا۔

چارٹ 3.2.5: اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں کی تفصیل

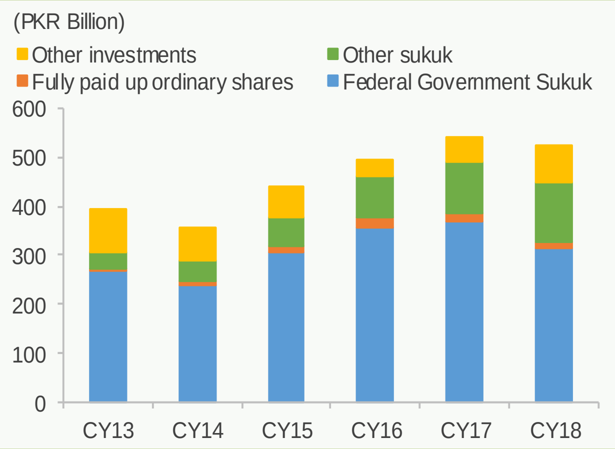

Source: SBP

امانتوں نے اثاثوں میں توسیع کے لیے درکار فنڈنگ فراہم کی ہے ---

اسلامی بینکاری اداروں کی فنڈنگ میں امانتوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اگرچہ ڈپازٹس کی نمو 2017ء کے 19.81 فیصد سے کم ہو کر 2018ء میں 16.87 فیصد پر آ گئی ہے، پھر بھی 2018ء کے دوران اثاثوں میں ہونے والی مجموعی نمو میں سے 82.21 فیصد کی مالکاری ان کی مدد سے کی گئی۔ بچتوں اور جاری ڈپازٹس دونوں کی نمو میں سست

رفتاری دیکھی گئی ہے۔ دوسری جانب معین امانتیں 2018ء میں 24.1 فیصد بڑھی ہیں جبکہ 2017ء میں 10.41 فیصد اضافہ ہوا تھا (**چارٹ 3.2.6**)۔

چارٹ 3.2.6: صارفی ڈپازٹس کا سالانہ بہاؤ

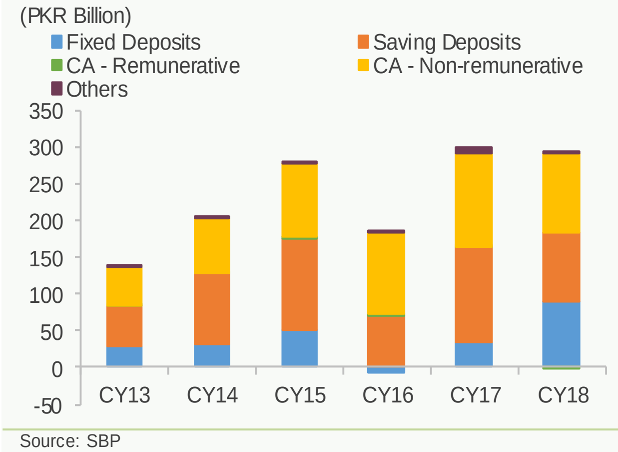

Source: SBP

معین امانتوں کی نمو کافی اہم ہے کیونکہ تمام بینکوں کے مجموعی معین ڈپازٹس میں ان کا حصہ 67.44 فیصد ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری اور ڈپازٹ کا تناسب یہ ظاہر کرتا ہے: (الف) بڑھتی ہوئی[150] شرح سود کے ماحول اور روایتی بینکوں کے مقابلے میں قدرے کم لاگت کا حامل ہونے کی وجہ سے معین امانتیں جمع کرنے میں اضافہ اور (ب) اپنی عرصیت کے خاکے میں بہتری لانے کے لیے طویل مدتی ڈپازٹس کے حصول کو ترجیح دینا، اسلامی بینکاری اداروں نے زیادہ تر 3 برسوں سے زائد عرصیت کے ڈپازٹس جمع کیے ہیں۔ مؤخر الذکر عوامل کے باعث ڈپازٹ کے خاکے میں مالکاری کے بہاؤ اور اجزائے ترکیبی میں تبدیلی سے اسلامی بینکاری اداروں کی عرصیت کے مجموعی فرق کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے (**چارٹ 3.2.7**)۔

رقوم مختص کرنے کے لیے قلیل مدتی تمسکات کی قلت اسلامی بینکاری اداروں کے لیے ایک اہم مسئلہ رہی ہے۔ 2018ء میں حکومت پاکستان صکوک کی خالص عرصیتوں کی وجہ سے سیال اثاثے 2.98 فیصد کمی کے بعد 596 ارب روپے پر آ گئے ہیں۔ نتیجتاً میں سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 22.41 فیصد کی خاصی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اداروں نے اپنے سیال اثاثوں کا 27.83 فیصد "دیگر بینکوں اور قرض دینے والے مالی اداروں کے پاس نقد بیلنس" کی شکل میں رکھا ہے جبکہ روایتی بینکوں میں اس کا تناسب 16.59 فیصد ہے (**چارٹ**

[150] اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے کم از کم بچتوں کی شرح جاری کی ہے، جس کے مطابق ضروری ہے کہ وہ بچت امانتوں پر شرح سود کوریڈور کے فلور سے کم از کم 50 بی پی ایس کم فائدہ دیں۔ تاہم، شرعی قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2008ء کے ذریعے اسلامی بینکاری اداروں کو بچت کی کم از کم شرح پر عملدرآمد سے مستثنیٰ قرار دیا۔

3.2.8۔ تاہم اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت اطمینان بخش سطح پر رہی ہے کیونکہ ان کی لازمی شرح سیالیت 14 فیصد پر جبکہ روایتی بینکوں کے لیے 19 فیصد بنتی ہے۔

چارٹ 3.2.7: عرصیت کا فرق (اثاثے اور واجبات) مجموعی اثاثوں کا فیصد

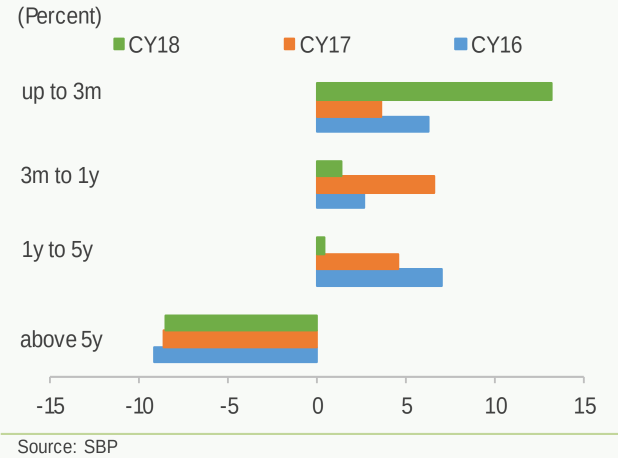

Source: SBP

چارٹ 3.2.8: اسلامی بینکاری اداروں کے سیال اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

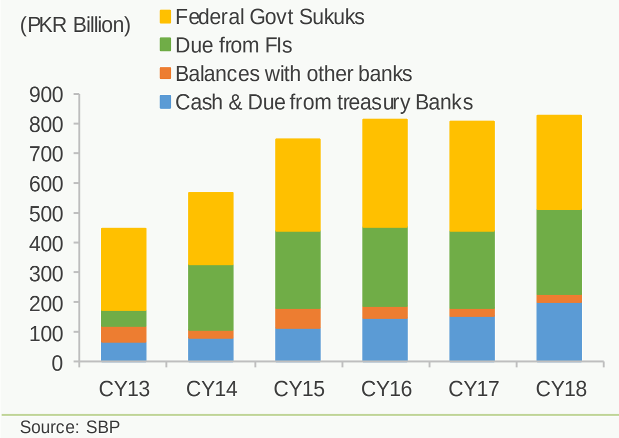

Source: SBP

کم قرض گیری فنڈنگ کے محدود خطرے کو ظاہر کرتی ہے۔۔۔

روایتی بینکوں کے قرض گیری پر انحصار (12.73 فیصد) کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں نے اوسطاً قرض گیری کے ذریعے اپنے مجموعی اثاثوں کے 6.23 فیصد کی مالکاری کی ہے۔[151] بین البینک منڈی میں شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کا فقدان بھی اسلامی بینکاری اداروں کو ایسی قرض گیری سے روکتا ہے جو قلیل مدتی فنڈنگ کے

[151] اسلامی بینکاری اداروں نے 2018ء میں اوسطاً قرض گیری کے ذریعے اپنے 6.23 فیصد اثاثوں کی فنڈنگ کی جبکہ 2017ء میں یہ شرح ان کے اثاثوں کا 5.35 فیصد تھی۔

خطرے پر منتج ہوسکتے ہوں۔ پھر بھی اسلامی بینکاری ادارے اپنے اثاثوں کی مالکاری کے لیے ایسے ڈپازٹس پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

ضمانت شدہ قرض گیری میں کی گئی مجموعی قرض گیری میں اسلامی برآمدی نومالکاری کا حصہ 44.32 فیصد ہے۔ تین مختلف اقسام کی اسلامی مالکاری سہولتیں متعارف کرائی گئیں جن میں چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی جدید کاری، زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری، قابل تجدید توانائی اور خصوصی طبقات کے لیے کم لاگت ہاؤسنگ کی مالکاری سہولت شامل ہیں۔ توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ضمانت شدہ قرض گیری کی سہولتوں سے مستقبل میں مذکورہ شعبوں میں اسلامی مالکاری میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی میں اضافہ ہوا ہے ---

سال کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی میں خاصی بہتری آئی ہے۔ 2018ء کے دوران منافع (بعد از ٹیکس) 51.31 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 24.88 ارب روپے تک پہنچ چکا ہے (**چارٹ 3.2.9**)۔ نتیجتاً، اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 2017ء کے 0.81 فیصد سے بڑھ کر 1.02 فیصد ہو گیا ہے۔ 2018ء کے دوران آمدنی میں بہتری خالص مارک اپ آمدنی میں 29.95 فیصد اضافے کا نتیجہ تھی۔ اجزا کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص مارک اپ آمدنی میں ہونے والی بیشتر نمو میں مالکاری کی سرگرمیوں میں اضافے کا حصہ 44.42 فیصد ہے جبکہ مارک اخراجات میں 35 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

چارٹ 3.2.9: 2018ء کا خالص منافع

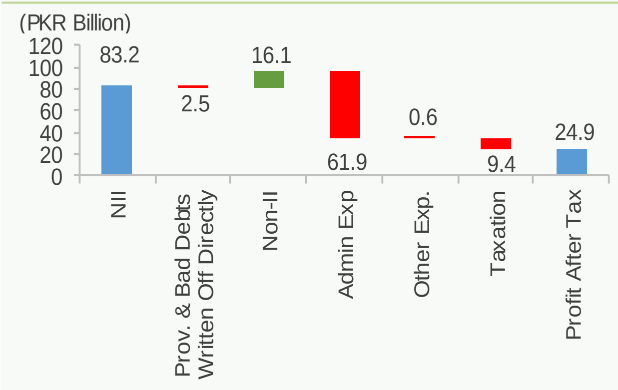

Note: Green bar indicates the increase while Red bar indicates decrease
Source: SBP

جس سے آئی بی آئیز کے ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بہتری آ گئی ہے ---

بلند نفع یابی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بہتری آ گئی ہے۔ شرح کفایت سرمایہ 2017ء کے 13.06 فیصد سے بڑھ کر 14.04 فیصد ہو گیا ہے (**چارٹ 3.2.10**) جو ضوابطی شرائط سے کافی زیادہ ہے۔ اس بہتری کو 2018ء میں غیر ترسیل شدہ منافع میں 17 ارب روپے (44.00 فیصد) کے اضافے اور سرکاری شعبے کے قرضوں میں اضافے کے باعث خطرۂ قرض کے بہ وزن اثاثوں کی کمزوری سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ کچھ بہتری کے باوجود اسلامی بینکاری اداروں کی شرح کفایت سرمایہ روایتی بینکوں کے مقابلے میں کم رہی ہے جس کا سبب مجموعی اثاثوں میں مالکاری کا بلند حصہ ہے۔

چارٹ 3.2.10: ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسبات

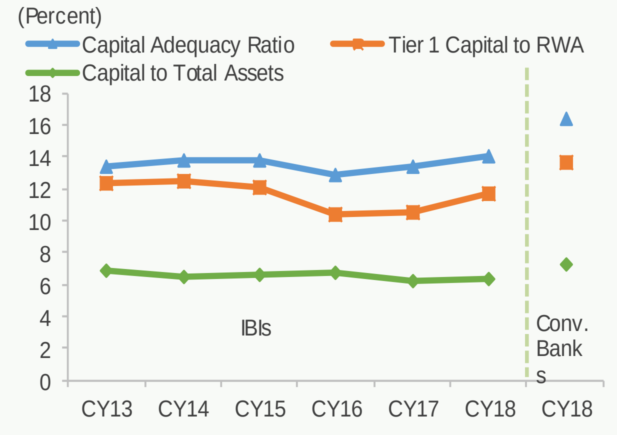

Source: SBP

روایتی بینکوں سے درپیش خطرات کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں کو شرعی معیارات پر عملدرآمد میں اپنی ناکامی سے پیدا ہونے والے خطرات پر شریعت کی عدم تعمیل کے مسئلے کا سامنا ہے۔[152] اسٹیٹ بینک نے اس خطرے کا ادراک کرتے ہوئے ان کے لیے تفصیلی شریعہ گورننس فریم ورک جاری کیا ہے۔ علاوہ ازیں، اس نے اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے عملے کی تربیت اور استعداد کاری کے لیے زیادہ اقدامات کریں۔[153]

اسلامی بینکاری کی صنعت میں متاثر کن نمو کا سلسلہ 2018ء میں بھی جاری رہا۔ اسلامی بینکاری اداروں کی اپنی کوششوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے سازگار آپریٹنگ ماحول بھی ایک اہم عامل ہے۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی کوششوں کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کو

[152] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء اس لنک پر دستیاب ہے:
http://www.sbp.org.pk/ibd/2018/C1.htm

[153] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2018ء اس لنک پر دستیاب ہے:
http://www.sbp.org.pk/ibd/2018/C2.htm

2018ء میں اسلامی مالیات کو فروغ دینے والے بہترین مرکزی بینک کا ایک عالمی ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ اسلامک فنانس نیوز نے دیا ہے جو ریڈ منی گروپ ملائشیا کا بازو ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں نے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی میں دلچسپی دکھائی ہے، جس سے ایس ایم ایز کے ساتھ اس کے مضبوط اقتصادی روابط کے باعث معاشی نمو کو تحریک ملے گی۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ خطرۂ قرض کے انتظام پر سمجھوتہ کیا گیا تو اسلامی بینکاری اداروں کے خطرۂ قرض میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قرضہ مصنوعات کو مزید متنوع بنانے اور معاشی نمو میں اس کا حصہ بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے کم لاگت ہاؤسنگ جیسے نئے کاروباری مواقع دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ زرعی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ کریں۔